السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے شہر میں ایک شخص دین پر مضبوطی سے عمل پیرا ہے۔ اسے کوئی نفساتی مرض لگ گیا تو بعض لوگ کہنے لگے کہ یہ مرض اسے دین کی وجہ سے لاحق ہوا ہے۔ لوگوں کی باتوں میں آکر اس نے داڑھی مونڈلی اور نماز کی وہ محافظت بھی چھوڑدی جو پہلے کرتا تھا۔ کیا یہ کہنا جائز ہے کہ یہ مرض اسے دین کے احکام پر عمل پیرا ہونے اوران کا پابند رہنے کی وجہ سے لاحق ہوا تھا؟ اور جو شخص ایسی بات کہتا ہے، کیا اسے کافر کہا جاسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونا مرض کا سبب نہیں بلکہ یہ تو ہر دنیوی اوراخروی بھلائی کا سبب ہے۔ مسلم کےلیے یہ جائز نہیں کہ جب نادان لوگ ایسی باتیں کہیں تووہ ان کے پیچھے لگ جائے۔ نہ اس کےلیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی داڑھی منڈوادے یاچھوٹی کرلے اورنہ یہ کہ وہ نماز باجماعت سے پیچھے رہے بلکہ اس پر یہ واجب ہے کہ وہ حق پر ڈٹ جائے۔ اور جن باتوں سے اللہ نے منع کیا ہے ان سے پرہیز کرے اور اللہ کے غضب اوراس کے عذاب سے ڈرکر اللہ اوراس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں :

وَمَن يَعصِ اللَّهَ وَرَسولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدودَهُ يُدخِلهُ نارًا خـٰلِدًا فيها وَلَهُ عَذابٌ مُهينٌ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسولَهُ يُدخِلهُ جَنّـٰتٍ تَجرى مِن تَحتِهَا الأَنهـٰرُ خـٰلِدينَ فيها وَذٰلِكَ الفَوزُ العَظيمُ ٥

اورجو شخص اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کرے اللہ اسے بہشتوں میں داخل کرے گا۔ جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور جو شخص اللہ اوراس کے رسول کی نافرمانی کرے اوراس کی حدوں سے تجاوز کرے تواللہ اسے دوزخ میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اوراس کو ذلت کا عذاب ہوگا'' (النساء : ۱۳۔۱۴)

نیز اللہ عزوجل فرماتے ہیں :

وَيَرزُقهُ مِن حَيثُ لا يَحتَسِبُ ٥ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجعَل لَهُ مَخرَجًا

(اورجو شخص اللہ سے ڈرے تواللہ اس کےلیے (مخلصی کی) راہ پیدا کردے گا اوراسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہ ہو'' (الطلاق : ۲''

نیز فرمایا :

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجعَل لَهُ مِن أَمرِهِ يُسرًا

(اور جو اللہ سے ڈرے تواللہ اس کے کام میں سہولت پیدا کردے گا۔ (الطاق : ۴''

رہی قائل کی بات جو یہ کہتا ہے کہ مرض تمسک بالدین کی وجہ سے لاحق ہوا ہے تووہ جاہل ہے۔ جس پر گرفت کرنا ضروری ہے اور یہ خوب جان لینا چاہیے کہ تمسک بالدین صرف بھلائی ہی لاتا ہے اوراگر مسلمان کو کوئی ناگوار بات پہنچتی ہے تو وہ اس کی برائیوں کا کفارہ ہے اوراس کی خطائیں معاف کی جاتی ہے۔ رہا اس کی تکفیر کا مسئلہ تو یہ تفصیل طلب بات ہے جو فقہ اسلامی کی کتابوں کے باب حکم المرتد میں دیکھی جاسکتی ہے۔.... اور توفیق دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول - صفحہ 44

محدث فتویٰ